ختم بخاری شریف کے برکات

ارشادات:
حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ

ضبط و ترتیب:
حافظ محمد ابراہیم فانی

اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف کے ختم مبارک کے فضائل و برکات اور اثرات سے کتب بھری پڑی ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ میں بھی بعض اہم مشکلات و عوارض پیش آنے کی صورت میں اسی عمل طیبہ پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل بعض اہم دینی شخصیات کے انتقال پر ان کا ایصال ثواب اور بعض مخلصین و معاونین دارالعلوم حقانیہ کے حل مشکلات کے لئے دارالحدیث میں ۲۷ نومبر ۸۳ء کو تمام اساتذہ اور طلبہ کرام نے جمع ہو کر بخاری شریف کے ختم کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ نے موقع کی مناسبت سے مختصر خطاب فرمایا۔ جسے افادہ عام کے لئے اشاعت کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

توسل بالانبیاء والصحابہ

محترم بزرگو! بہت دنوں سے ارادہ تھا کہ ختم قرآن پاک اور ختم بخاری شریف ہیئت اجتماعی کے ساتھ کریں۔ کیونکہ دونوں روح و ایمان کی تازگی۔ رفع حاجات اور مشکلات سے بچنے کا ذریعہ ہیں۔ اس کے بعد اللہ کے حضور دعا مانگیں گے۔ ایسی دعا جس میں توسل بذات النبیؐ ہو۔ ان کے اقوال و افعال اور ان نقوش پر جو کہ آپ کے افعال پر دال ہوں۔ ان پر توسل ہو۔ تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ذات ہے۔ ضرور اس دعا کو قبول فرماتے ہیں۔ بخاری شریف میں بدریین کا ذکر آیا ہے۔ اور آپ نے پڑھا ہے بخاری شریف میں۔ کہ جب امام بخاری کسی بدری صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں تو ان کے نام کے ساتھ یہ تصریح فرماتے ہیں کہ یہ بدری ہے۔ بخاری شریف میں ان کی تعداد چالیس سے زیادہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ان اسماء کی بہت بڑی برکت ہے۔ اے اللہ ان بدریین کے طفیل ہماری حاجات حل فرما دے تو اس میں صرف اصحاب کرامؓ کے نام آتے ہیں۔ ان کے توسل سے دعا مانگنا ایسا ہے جیسا کہ ایک بادشاہ کا چھوٹا بچہ ہو جو کہ اس کو بہت ہی محبوب ہو۔ اب ایک عقلمند آدمی اس کے ہاتھ میں ایک درخواست دیدے اور اس کو کہے کہ اس کاغذ پہ بادشاہ سے دستخط کرا دو۔ تو بادشاہ پیار اس پر دستخط کرے گا۔ اور ساتھ یہ بھی کہے گا۔ کہ یہ آدمی نہایت ہی ہوشیار ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طفیل اللہ سے قرب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور ان کا توسل ذریعہ نجات ہے۔
بخاری شریف لاکھوں احادیث کا نچوڑ ہے۔ اس میں جو بالکل قوی اور صحیح روایات ہیں ان کی تعداد بھی چھ ہزار سے زائد ہے۔ اس عظیم مجموعے کی تلاوت جو ہم نے کی یہ اس پیغمبر کا کلام ہے جس کے بارے میں حضرت ابو طالب فرماتے ہیں

وَ اَبیضُ یُستسقی الغمامُ بوَجهہٖ
ثِمالُ الیتامیٰ عِصمَۃ للارامِلِ
یلوذ بہ الھُلّاکُ مِنْ اٰلِ ھَاشِم
فھُم عندہ فِی نعمۃٍ وّ فواضِلِ

بادلوں سے بارش آپؐ کی برکت سے ہوتی ہے اور آپ ہی کی وجہ سے ویرانے آباد ہوتے ہیں۔ یہ اسی نبیؐ کا کلام ہے جن کا کلام خیر کا منبع ہے۔

شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ بہت بڑے ولی اللہ اور بزرگ گذرے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میری حالتِ نزع میں رسول اللہؐ کی احادیث کا ورد کریں۔ گویا مطلب یہ تھا کہ مجھے ختم بخاری شریف کریں۔ اس لئے کہ احادیث میں معتبر ترین کتاب بخاری کی ہے جب شیٔ مطلق ذکر ہو جائے۔ تو اس کا صرف کامل ہی کی طرف ہوتا ہے حضرت مولانا گنج مراد آبادی صاحب جیسے بزرگوں کو اس کی قدر معلوم تھی۔ اس لئے انہوں نے فرمایا کہ حالتِ نزع میں میرے سامنے حضورؐ کے کلام مبارک کا ورد کریں۔

اصل سبب اور مؤثر حقیقی | مولانا اثیر الدین یا مولانا جمال الدین فرماتے ہیں کہ مجھ پر زندگی میں ایک سو بیس مرتبہ مصائب آئے۔ ہر مرتبہ میں نے ختم بخاری شریف کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کے کلام کی برکت سے وہ تمام حل فرما دیئے۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ نے ہمیں دی ہے۔ اللہ کے دربار میں ہم جو کام کرتے ہیں اصل مؤثر پر نظر رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ ایک تو اسباب ظاہری ہیں وہ حقیقی مؤثر نہیں حقیقی مؤثر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ اس عالم دنیا کے بھی اسباب ہیں۔ لیکن اصل سبب ذکر اللہ ہے۔ تو جب تک دنیا میں قرآن و حدیث کا شور و غلغلہ ہو۔ دنیا باقی رہے گی۔ لیکن اگر ہم نے ذرا بھی غفلت سے کام لیا تو قیامت بپا ہو گی۔

میں عرض کر رہا تھا کہ ہم دارالعلوم میں حسب عادت دو تین ماہ بعد ختم بخاری شریف کیا کرتے تھے لیکن میری بیماری اور مختلف اعذار کی وجہ سے کافی مدت تک اس نعمت سے محروم رہے۔ جب کبھی آپ پر سختی یا مصیبت آجائے تو ختم بخاری شریف کریں۔ طاعون، قحط اور دیگر ہزارہا مصائب کے لئے یہ تیر بہدف نسخہ ہے۔ اس موقعہ پر ہمارا بہت دنوں سے ارادہ تھا کہ ہم بخاری شریف کی تلاوت کریں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یہ احادیث جن حضرات کے ذریعہ ہمیں پہنچی ہیں۔ ان اساتذہ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے جنہوں نے ہماری جھولیاں ان

موتیوں سے بھری ہیں۔ ان میں حضرت مولانا قاسم العلوم والخیرات محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ، شیخ الہند مولانا محمود الحسن سیدنا و شیخنا مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ ان کے بعد حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب قاسمی جو کہ واقعی بے نظیر عالم تھے۔ علم و فضل زہد و تقویٰ تحریر و تقریر غرض ہر میدان کے شہسوار اور ہر طرح سے یکتائے روزگار تھے ایک بہت بڑی ہستی تھی آج دارالعلوم دیوبند کا فیضان جو تمام عالم میں جاری ہے۔ یہ ان بزرگوں کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ ان کی موت ان کی جدائی ہمارے لئے صدمہ جانکاہ ہے۔ اسی طرح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ کوکب الدری اور اوجز شرح مؤطا امام مالک کے مصنف ہیں۔ حیران کن بات ہے کہ اس کمزور اور نحیف انسان نے ذریعہ اور برّاعظم میں اسلام کا جھنڈا سر بلند رکھا۔ ان کا بھی پچھلے سالوں میں انتقال ہوا ہے۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی کے بارے میں کیا عرض کروں۔ موجودہ زمانے کے تمام فتن الحاد و زندقہ اور اسی طرح ملحدین و زنادقہ کا مکمل جواب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو تبحر دیا تھا۔ یہ انہیں کا حصہ تھا۔ وہ بھی ہم سے رخصت ہوئے ہیں۔ کن کن حضرات کا تذکرہ کروں۔ ہمارے علاقہ کے مشہور علمی و روحانی شخصیت میاں محمد جان صاحب غلجی کنڈر خیل بہت بزرگ اور نیک آدمی تھے۔ ان کا انتقال ہوا ہے۔ اور سب سے زیادہ ناقابل تلافی نقصان دارالعلوم کے لئے حضرت شیخ مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ کے سانحہ ارتحال سے پہنچا ہے۔ ان کی وفات کا صدمہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ دارالعلوم پر آپ کے بہت زیادہ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے نوازیں۔

بلوچستان کے مشہور عالم دین جناب مولانا قاضی سعداللہ صاحب انتقال کر گئے ہیں۔ اسی طرح دارالعلوم کے مخلص کارکن حاجی رحمان الدین صاحب جو کہ دارالعلوم کے مفاد میں دن رات پھرتے تھے۔ ان کا انتقال ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کو جنت میں بہترین مقامات سے نوازیں۔

ان کے لئے دعا کریں ان تمام دواعی کی وجہ سے ہمارا خیال تھا کہ ختم بخاری شریف بہ ہیئت اجتماعی کریں۔ لیکن حاجی مشتاق صاحب راولپنڈی ہم پر باعث ہوئے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرے اور ان مریضوں کو اور وہ بیمار جو ہسپتالوں میں ہیں یا جنہوں نے ہمیں رقعے بھیجے ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ ہم تو نہایت ہی پُر تقصیر اور گنہ گار ہیں۔ لیکن لوگوں کا ہم پر حسن ظن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام کی حاجتیں اور مشکلات حل فرمائے۔

دارالعلوم کی بقا اور ترقی کے لئے بھی اللہ سے دعائیں مانگیں۔ ہم نے تو صرف اللہ پر توکل کر کے کام شروع کیا ہے۔ ثواب کی نیت سے۔ وہ حضرات جو دارالعلوم کے ساتھ امداد کرتے ہیں۔ دارالعلوم پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ یہ ان مخلصین معاونین کی امداد سے پورا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر جزیل سے نوازے۔

ایک صاحب میرے پاس آئے اور مجھے ایک روپیہ دیا کہ یہ دارالعلوم کے لئے چندہ ہے۔ اس کے ساتھ رویا۔ میں نے اس سے پوچھا کیوں روتے ہو۔ اس نے کہا کہ اگر زیادہ کی طاقت ہوتی تو پیش کرتا۔ پھر باتوں باتوں میں

معلوم ہوا کہ اس شخص نے ایک وقت کا کھانا نہیں کھایا۔ اور اس طرح ایک وقت فاقہ کر کے دارالعلوم کے چندہ کے لئے ایک روپیہ بچایا۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ دارالعلوم کا خرچ بہت زیادہ ہے۔ بجلی کا خرچ، تعمیر کا خرچ گیس کا خرچ۔ اور اسی طرح متفرق اخراجات۔ تو یہ لاکھوں تک پہنچتا ہے۔ یہ تمام اخراجات اہل خیر مسلمانوں کی معاونت و تعاون سے پورے ہوتے ہیں۔

جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کو کسی نے کہا کہ ہم نے دیوبند میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی ہے حضرت صاحب جلال میں آگئے۔ فرمایا۔ کہ آپ نے رکھی؟ آپ کو معلوم ہے کہ اس مدرسے کے لئے لوگوں نے دعائیں مانگی ہیں اللہ کے حضور گڑگڑا کر روتے ہیں۔ کیا یہ بنیاد آپ نے رکھی ہے؟

اپنے والدین کے لئے دعا مانگیں۔ ان کا ہمارے اوپر بہت احسان ہے۔ اگر اساتذہ ہمارے روحانی مربی ہیں تو والدین ہمارے جسمانی مربی۔ اللہ فرماتے ہیں وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا۔ روحانی مربیوں کے ساتھ جسمانی مربیوں کا بھی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں ان کی عزت میں برکت ڈالے۔ ہمارے ناظم صاحب سلطان محمود برخوردار انوار الحق اور دارالعلوم کے رکن حاجی غلام محمد صاحب جو عرصہ سے بیمار ہیں ان کے لئے دعا فرمائیں۔

اخیر میں عرض کرتا ہوں کہ ان مرحومین اور مریضوں کے لئے دعا کریں۔ یہ ہمارے قاری صاحب (قاری محمد امین صاحب راولپنڈی جو اس تقریب میں تشریف فرما تھے) بہت بڑے عالم ہیں۔ اور دارالعلوم کے ابتدا سے معاون ہیں انہوں نے اپنے مدرسہ کے لئے پنڈی میں ایک قطعہ زمین خریدا ہے۔ جس پر چرسیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ مخالفین تو بہت ہیں لیکن یہ بہت شرم کی بات ہے۔ کہ دارالعلوم کی زمین پر ڈوم اور چرسی وغیرہ قابض ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب کی مدد فرمائے۔ اور محمد مشتاق صاحب کی مشکلات آسان فرمائے۔

برخوردار سمیع الحق دورۂ مصر پر گئے ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر مصر دارالعلوم کی ترقی و استحکام دین کی اشاعت اور علماء کی نیک نامی کا باعث بنادے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

مؤتمر المصنفین کی دوسری پیش کش
اسلام اور عصر حاضر
از قلم مولانا سمیع الحق مدیر الحق
عصر کی تمدنی معاشرتی، معاشی، سائنسی اخلاقی، آئینی اور تعلیمی مسائل میں اسلام کا موقف موجودہ دور کے علمی و دینی فتنوں اور باطل کا بھرپور تعاقب نئے دور کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا جواب ایڈیٹر الحق کے بے باک قلم سے مغربی تہذیب اور عالم اسلام پر اس کے اثرات کا تحلیل تجزیہ الغرض بیسویں صدی کے کارزار حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک نافرو جھلک۔ یہ کتاب آپ کو ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت سے سرشار کرے گی اور سینکڑوں مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے رہنمائی کرے گی۔ صفحات ۴۲۰، ستر ابواب، سینکڑوں عنوانات، بہترین کتابت و طباعت، سنہری ڈائی اجلد، قیمت ۲۰
مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان

مؤتمر المصنفین کی پہلی پیش کش
دعوات حق (جلد اول)
از شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی
خطبات مواعظ اور ارشادات کا عظیم الشان مجموعہ علم و حکمت کا گنجینہ جسے ہر لحاظ سے قومی و ملی پریس نے سراہا اور اہل علم طلبا اور تعلیم یافتہ طبقے نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ دین و شریعت اخلاق و معاشرت علم و عمل عروج و زوال نبوت و رسالت شریعت و طریقت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے عام فہم اور درد و سوز میں ڈوبے ہوئے انداز میں گفتگو نہ کی ہے دلوں کو گرمانے والی ایمانی و اصلاحی انقلاب پیدا کرنے والی ایمان آفرین کتاب، عمدہ کتابت و طباعت، بہترین جلد، صفحات ۴۶۵، قیمت ۲۵
مؤتمر المصنفین، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور